بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نگران: ملک منصور احمد عمر
مدیر: بشارت احمد محمود

ماہنامہ
مغربی جرمنی

اخبار احمدیہ

ستمبر 1984ء
تبوک 1363 ھش

خطبہ عید الاضحیٰ

(فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۲۷ء بمقام قادیان)

"مجھے چونکہ شدید نزلہ اور کھانسی ہے اور میں صرف عید کیوجہ سے یہاں آگیا ہوں اسلئے میں بہت اختصار کے ساتھ چند باتیں کہوں گا جیسا کہ ہر مسلمان کو اس بات سے واقف ہونا چاہئیے یہ عید جو عید الاضحیہ کہلاتی ہے یعنی قربانی کی عید حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کی یاد ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش کی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رؤیاء میں دیکھا کہ گویا انہوں نے اپنے بیٹے کو خدا تعالیٰ کی راہ میں ذبح کر دیا ہے۔ اور چونکہ اس وقت تک انسانی قربانی کی ممانعت کا حکم نہ ہوا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہی سمجھا کہ شاید ان سے حضرت اسمٰعیل کی قربانی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اسوقت چھوٹے سے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو بتایا کہ میں نے اس قسم کی رؤیاء دیکھی ہے۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے جو ایک اچھی تربیت پائے ہوئے بچہ تھے، باپ کے اس رؤیاء کو سنکر اس بات کی اہمیت کو سمجھ لیا کہ خدا تعالیٰ کا حکم بہر حال پورا ہونا چاہئیے اور انہوں نے اپنے والد سے کہدیا کہ آپ اپنی رویا کو پورا کریں میں اس قربانی کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنے کو تیار ہوں۔ لیکن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے گلے پر چھری پھیرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتا دیا کہ درحقیقت رؤیاء کی تعبیر اور تھی اور کہ تم نے ظاہری طور پر بھی اپنی اس رؤیاء کو پورا کر دیا ہے۔ کیونکہ تم نے اپنے بیٹے کو فی الواقع ذبح کرنے کا ارادہ کیا اور اس پر عمل کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی نسل کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قطع کرنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اسوقت ان کے ہاں صرف ایک ہی بچہ تھا تو اس کے بالمقابل خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کیا کہ میں تیری نسل کو کبھی قطع نہ ہونے دونگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ دیکھو کہ آج سے ۱۹½ سو سال قبل حضرت مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے اور ان سے قریباً چودہ سو سال قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے یہ گویا ۳۳½ سو سال ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اندازاً چھ سو سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوئے۔ یہ گویا چار ہزار سال کے قریب کا زمانہ ہے جب ایک دن ایک غیر آباد علاقے میں خدا تعالیٰ کا ایک مامور اور ایک نبی اپنے

اکلوتے بیٹے کو جو اسی ۸۰ سال کی عمر میں ان کے ہاں پیدا ہوا تھا ایک سنسان جنگل میں اسلئے لے گیا کہ خدا تعالیٰ کیلئے اُسے ذبح کر دے۔ اسوقت آسمان اور زمین کے خدا نے۔ تمام کائنات کے پیدا کرنے والے خدا نے عرش سے آواز دی کہ اے ابراہیمؑ تو نے اپنی رؤیا کو سچا کر دکھایا۔ اور اپنی نسل کو قطع کرنے کیلئے تیار ہو گیا مگر میں تیری اولاد کو کبھی نہ ختم ہونے دونگا تیری نسل کو کبھی قطع نہ ہونے دونگا۔ بلکہ اسے بڑھاؤں گا یہاں تک کہ جس طرح آسمان کے ستارے نہیں گنے جا سکتے تیری نسل بھی نہ گنی جا سکے گی۔

اب دیکھو آج سے چار ہزار سال قبل فلسطین کے ایک سنسان جنگل میں دنیوی لحاظ سے ایک نہایت ہی کمزور شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آواز آئی تھی اور آج دنیا کی بہترین مہذب قوم کے سردار۔ دنیا کی بہترین طاقت رکھنے والی قوم کے سردار۔ دنیا کی بہترین سائنٹفک قوم کے سردار نے چند سال قبل یہ فیصلہ کیا کہ وہ ابراہیم علیہ السلام کی نسل کو تباہ کر دے گا اور سات سال قبل دنیا نے یہ اندازہ بھی کر لیا کہ یہودی قوم اب مٹ جائیگی مگر باوجود اسکے کہ یہودی قوم اپنے مذہب کو چھوڑ چکی ہے چونکہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جسمانی اولاد ہے اسلئے چار ہزار سال قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جو وعدہ کیا تھا کہ میں تیری نسل کو کبھی قطع نہ ہونے دونگا اسکو اسکے حق میں پورا کر دکھایا۔ جرمن قوم کے سردار ہٹلر نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ یہودی قوم کو ہلاک کر دے گا اسے تباہ کر دے گا اور بظاہر یہ نظر بھی آتا تھا کہ ایسا کر دے گا مگر عرش پر سے خدا تعالیٰ کہہ رہا تھا کہ میں اسے ناکام کروں گا بے شک آج یہودی قوم بے حقیقت ہے اور اسے کوئی طاقت حاصل نہیں اور بے شک دنیا کا سب سے زیادہ اقتدار والا سیاسی لیڈر اس سے ٹکرایا۔ ایسا زبردست لیڈر کہ اسکے سامنے برطانیہ جیسی عظیم الشان سلطنت کے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین بھی سر جھکاتے تھے لیکن آخر وہ وعدہ پورا ہوا جو آج سے قریباً چار ہزار سال قبل فلسطین کے ایک جنگل میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے سے کیا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ آج چھ سال کے بعد دنیا یہ بحث کر رہی ہے کہ ہٹلر زندہ ہے یا مر چکا ہے وہ جرمنی میں ہے یا کہیں بھاگ گیا ہے وہ پاگل ہو گیا ہے یا تندرست ہے۔ اب دیکھ لو خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اسے کس طرح پورا کیا۔ یہود نے خدا تعالیٰ کو بھلا دیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے یہود کو نہیں بھلایا انسان بے وفا ہو سکتا ہے مگر خدا تعالیٰ بے وفا نہیں ہو سکتا۔ جب ہٹلر یہ کہہ رہا تھا کہ میں یہود کو مٹا دونگا خدا تعالیٰ اپنے عرش سے یہ کہہ رہا تھا کہ چار ہزار سال ہوئے ہم نے دنیوی شان و شوکت کے لحاظ سے ایک معمولی حیثیت کے انسان سے فلسطین کے جنگل میں یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم اس کی نسل کو قطع نہ ہونے دینگے اور ہم زندہ خدا ہیں۔ ہمارا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ اور ہم ابراہیمؑ کے سامنے شرمندہ نہ ہونگے۔ چنانچہ دیکھ لو خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا۔ یہ ایک ایسا زندہ نشان دنیا کے سامنے ہے ایسا زندہ معجزہ دنیا کے سامنے ہے کہ جس کا انکار کوئی بڑے سے بڑا دہریہ بھی نہیں کر سکتا۔ اس معجزہ سے فائدہ اٹھانے والا آج دنیا میں سوائے ہماری جماعت کے اور کوئی نہیں۔ ہماری جماعت کے بانی علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے ابراہیم فرمایا ہے اور یہ معجزہ دکھا کر اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو بتایا ہے کہ میرے وعدوں کے بارہ میں تمہیں کوئی شک نہ ہونا چاہئیے اور جو اسبارہ میں کسی شک میں ہو وہ دیکھے کہ ابراہیمؑ اول کے ساتھ چار ہزار سال قبل میں نے جو وعدہ کیا تھا وہ کس طرح پورا ہوا ہے اور جب میں اتنے پرانے وعدوں کو نہیں بھلاتا تو نئے تازہ وعدوں کو کس طرح بھلا سکتا ہوں اور یہ معجزہ دکھا کر اللہ تعالیٰ ہمیں بتاتا ہے کہ جس طرح ابراہیمؑ کی نسل کو دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور قوت اور کوئی بڑے سے بڑا بادشاہ نہیں مٹا سکتا اسی طرح اے جماعت احمدیہ! تمہیں بھی کوئی طاقت اور کوئی قوت تباہ نہیں کر سکتی ہاں یہود ابراہیمؑ اول کی جسمانی اولاد ہیں اور جسمانی تعلق میں دین کی شرط نہیں ہوتی مگر تم ابراہیمؑ ثانی کی روحانی نسل ہو اور روحانی نسل کیلئے دین کی شرط نہایت ضروری ہے پس تمہیں کوئی قوت اور طاقت مٹا نہیں سکتی بشرطیکہ تم اس روحانی تعلق کو مضبوط رکھو جو تم نے ابراہیمؑ ثانی کے ساتھ قائم کیا ہے خدا تعالیٰ نے یہود کو مٹنے نہیں دیا کیونکہ ابراہیمؑ اول سے ان کا جسمانی تعلق قائم ہے اور ہم ابراہیمؑ ثانی کی روحانی نسل سے ہیں اور جب تک یہ روحانی تعلق قائم ہے ہمیں کوئی نہیں مٹا سکتا۔ یہ روحانی تعلق قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا مثیل

ثابت کرے۔ اور اپنی جان کو دین کی خدمت کیلئے ایک حقیر تحفہ کے طور پر پیش کر دے لور اسے ایک بے حقیقت قربانی قرار دے۔

پس جبتک ہماری جماعت کے دوست دین کیلئے اپنی قربانیاں پیش کرتے رہیں گے ✗ اور کوئی طاقت بلکہ جیسا کہ میں کئی بار کہہ چکا ہوں دنیا کی تمام طاقتیں اور تمام قومیں اور تمام بادشاہتیں مل کر بھی ہم کو مٹا نہ سکیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابراہیمؑ قرار دیا ہے اور تم اس ابراہیم کے روحانی فرزند ہو اسلئے تم وہ کونے کا پتھر ہو کہ جس پر تم گرو گے وہ بھی چکنا چور ہو جائیگا اور جو تم پر گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائیگا۔ دنیا ہم کو ڈراتی ہے ہم کو دھمکاتی ہے اور اپنی قوت و طاقت کے مظاہرے کرتی ہے بے شک ہم کمزور ہیں اور ظاہری طاقت و قوت کے لحاظ سے ہمارا تباہ کرنا مشکل نہیں مگر انجام ہمارے ہاتھ میں ہے۔ دشمن جتنا بھی ہم کو دبائیں گے اتنا ہی ہم ابھریں گے جتنا بھی وہ ہم کو نیچے پھینکنا چاہیں گے اتنا ہی ہم اونچا اٹھیں گے۔ جتنا وہ ہم کو قتل کرنا چاہیں گے خدا تعالیٰ اتنی ہی ہمیں نمایاں زندگی دے گا۔ بشرطیکہ ہم میں سے ہر ایک اسمٰعیلؑ کا نمونہ بن جائے تا ابراہیمؑ ثانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہوں۔ بے شک ہم کمزور ہیں مگر ہم یقین رکھتے ہیں کہ ذرہ ذرہ کا خدا کائناتِ عالم کا خدا اور زمین و آسمان کا خدا ہمارے ساتھ ہے ہم پر حملہ کرنے والا ہم پر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ پر حملہ کرنے والا ہوگا اور خدا تعالیٰ پر حملہ کرنے والے کا انجام ظاہر ہے۔

اب میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے دوستوں کو توفیق دے کہ وہ ہر وقت اسمٰعیلؑ کی طرح خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانیں فدا کرنے والے ہوں۔ تا اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی اور اگلی زندگی میں بھی اپنی برکات کو ان کیلئے مخصوص کر دے اور خدا تعالیٰ نہ صرف یہ کہ ان کو موت سے بچائے بلکہ دنیا ان کے ذریعہ نئی زندگی حاصل کرے اور دوبارہ خدا تعالیٰ کا قرب ان کے ذریعہ پائے۔

خطبہ ثانیہ میں فرمایا:

اب میں دعا کرتا ہوں اسلام کیلئے۔ جماعت کیلئے۔ افرادِ جماعت کیلئے۔ ان مبلغین کیلئے جو باہر گئے ہوئے ہیں اور ان کیلئے جو تیاری کر رہے ہیں۔ ان دوستوں کیلئے جو مال و جان سے خدمتِ دین کیلئے کمر بستہ ہیں اور ان کمزوروں کیلئے بھی جو قربانی کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو مضبوط کر دے۔ خدا تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ وہ موت کو حقیر ترین چیز سمجھیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں مرنے کو لذیذ ترین شے جانیں آمین"

✗: جب تک وہ اسلام کی شمع پر پروانہ وار فدا ہونے کیلئے آگے بڑھتے رہیں گے دنیا کی کوئی قوت

(الفضل یکم دسمبر ۱۹۴۴ء بحوالہ خطباتِ محمود)

فرینکفرٹ میں عیدگاہ (ہال) کا ایڈریس

عید الاضحیہ کی نماز 7 ستمبر 1984ء بروز جمعہ 9½ بجے صبح KOLPING HAUS میں ادا کی جائیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہال کا ایڈریس یہ ہے:

KOLPING HAUS LANGESTR-26 6Ffm - عیدگاہ تک پہنچنے کا طریق یہ ہے کہ ریلوے اسٹیشن سے ٹرام نمبر 14 جو Fechenheim کی طرف جا رہی ہو یا اسی طرح ٹرام نمبر 12 جو Enkheim کی طرف جا رہی ہو، ٹرام نمبر 11 جو Ostbahnhof کی طرف جا رہی ہو اور ٹرام نمبر 13 جو Riederweg کی طرف جا رہی ہو پر سوار ہو کر ٹرام کے سٹاپ ALLERHEILIGEN TOR پر اتر جائیں سڑک کی دوسری جانب سامنے وہ ہال ہے جہاں نماز عید ادا کی جائے گی۔ علاوہ ازیں اسٹیشن سے ٹرام نمبر 15 چلتی ہے اس کا بھی وہی روٹ ہے جو مذکورہ بالا ٹراموں کا ہے۔ بس نمبر 36، نمبر 960 پر سفر کرنے والے احباب AOK کے سٹاپ پر اتر جائیں اور وہاں سے ٹرام پر بیٹھ کر مذکورہ بالا سٹاپ پر اتر جائیں۔ سامنے ہی عیدگاہ کا ہال ہے۔

مسجد فضل عمر ہمبرگ میں بھی نمازِ عید کا وقت 9½ بجے صبح ہے۔

قادیان میں قربانی

بعض مخلصین جماعت نے امسال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے مخلصین احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ شرائط پورا کرنے والے تندرست جانور کی اوسط قیمت 350/- روپے تک ہے۔ اچھا جانور 500/- روپے تک بھی آتا ہے۔ بیرونی ممالک کے احباب اپنے ملک کی کرنسی کا حساب لگا کر ہندوستان کی اس قدر کرنسی کے مطابق رقم بھیجنے کا انتظام بذریعہ پوسٹل آرڈر، انٹرنیشنل منی آرڈر، ڈرافٹ یا اپنی مقامی جماعت کے توسط سے کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

نوٹ:۔ تقریباً 100 سے 125 مارک تک کی رقم بنتی ہے
احباب مشن کی معرفت بھی رقم بھجوا سکتے ہیں۔ پہلے فوری
طور پر فون کے ذریعہ اطلاع کر دیں۔ (امیر و مشنری انچارج مغربی جرمنی)

قرآن کریم کا دور

عزیز زمان حیدر بھٹی پسر مکرم عبد الشکور صاحب بھٹی آف فرانکفورٹ نے بفضلہ تعالیٰ سات سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے فضلوں سے نوازے اور دینی و دنیاوی علوم کے حصول میں کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے (آمین)

ولادت با سعادت

مکرم بشیر احمد ورک آف برلن کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ۲۰ جولائی 1984ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے فالحمد للہ علی ذالک۔ حضور اقدس نے نومولود کا نام "فضل احمد" تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی سے نوازے آمین

احمدی طفل کی نمایاں کامیابی

عزیزم خالد محمود متعلم جماعت ہفتم کو Bochum کے Burger Master نے 26 اگست کو اہل شہر کے سامنے شہر کی تمام سکولوں کے مقابلہ ڈرائنگ میں اول آنے پر ریسنگ سائیکل بطور انعام عطا کی۔ عزیزم خالد محمود مکرم ملک لطیف خالد صاحب کا بیٹا اور حضرت شیخ فضل احمد بٹالوی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین

سالانہ اجتماع انصار اللہ مغربی جرمنی

مغربی جرمنی کا سالانہ اجتماع انصار اللہ ۲۰ - ۲۱ اخاء 1363 ہش بمطابق ۲۰ - ۲۱ اکتوبر 84ء بروز ہفتہ - اتوار ہمبرگ میں منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ تمام انصار سے التماس ہے کہ وہ اس میں شمولیت فرمائیں مکمل پروگرام سے عنقریب آگاہ کر دیا جائیگا۔ مغربی جرمنی کے جو انصار فرانکفورٹ اور ہمبرگ کے علاوہ دیگر مقامات پر رہتے ہیں وہ فوری طور پر اپنے اسماء اور پتہ جات سے خاکسار کو آگاہ کریں صدران جماعت / سیکرٹریان سے بھی گزارش ہے کہ وہ انصار کی فہرستیں جلد از جلد مجھے بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (خاکسار ملک منصور احمد عمر نائب صدر انصار اللہ مغربی جرمنی)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی منعقدہ 7-8 جولائی 1984ء

مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کا سالانہ اجتماع مورخہ ۷-۸ جولائی ۸۴ء فرانکفورٹ میں منعقد ہوا۔ جسمیں سویڈن، لندن کے نمائندگان کے علاوہ ۲۲ مجالس کے ۳۷۵ خدام نے شرکت کی۔ مسجد کے بالمقابل گراؤنڈ میں خیمہ نصب کیا گیا۔ جسمیں علمی، و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے

افتتاحی اجلاس :- مورخہ ۷ جولائی کو صبح ساڑھے دس بجے اجتماع کا آغاز ہوا۔ تلاوت، عہد، نظم کے بعد مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل قائد مغربی جرمنی نے افتتاحی خطاب فرمایا اور خدام کو دوران اجتماع نظم و ضبط برقرار رکھنے، اخلاقی معیار کو قائم رکھنے کی تلقین کی۔ بعد ازاں مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر نائب صدر خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی نے خدام سے خطاب فرمایا آپ نے اطاعت کی تلقین کرتے ہوئے اپنے امام کی کامل اطاعت پر زور دیا۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ جمعہ کی کیسٹ کا ایک حصہ جسمیں تبلیغ کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی تھی اور جرمنی کے احباب کی قربانیوں کا ذکر تھا سنایا گیا اِس کے بعد تمام خدام لوائے احمدیت کے نیچے جمع ہوئے اور فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔

ورزشی مقابلہ جات جس میں ۱۰۰ میٹر دوڑ، ۴۰۰ میٹر ریلے دوڑ، اونچی چھلانگ، لمبی چھلانگ، گولہ پھینکنے کے انفرادی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اِس کے علاوہ رسہ کشی، میرو ڈبہ، کبڈی اور فٹ بال کے مقابلہ جات ہوئے۔ جن میں خدام نے نہایت دلچسپی سے حصہ لیا

مورخہ ۸ جولائی کو اجتماع کا دوسرا اجلاس مکرم لئیق احمد صاحب منیر مبلغ ہمبرگ کی صدارت میں شروع ہوا تلاوت و نظم کے بعد علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ ان مقابلہ جات میں تلاوت، نظم، اذان، تقریری مقابلہ جات (اردو، جرمن)، عام دینی معلومات، پیغام رسانی اور مشاہدہ معائنہ کے مقابلہ جات شامل تھے ازاں بعد سوال و جواب کی مجلس ہوئی جس میں مبلغین کرام نے خدام کے مختلف سوالات کے جواب دیئے۔ اِس اجلاس میں مکرم لئیق احمد صاحب منیر مبلغ سلسلہ، مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیبش اور مہمان مقرر مکرم نصیر الحق صاحب نیشنل قائد سویڈن نے خدام سے خطاب کیا۔ بعد ازاں تلقین عمل کا پروگرام منعقد ہوا جس میں نیشنل مجلس عاملہ کے اراکین نے خدام کو لائحہ عمل سے آگاہ کیا۔

اختتامی اجلاس مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر نائب صدر خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کی صدارت میں منعقد ہوا تلاوت عہد اور نظم کے بعد انہوں نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں اسناد اور انعامات تقسیم کئے۔ دوران سال کارکردگی کے لحاظ سے مجلس Weisenheim اول، فرانکفورٹ کی قیادت دوئم اور Mainz کی قیادت سوئم رہی۔ اسی طرح دوران اجتماع زیادہ مقابلہ جیتنے والی مجلس فرانکفورٹ اول۔ Köln دوئم۔ اور Weisenheim سوئم رہی

مکرم نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی نے خدام سے اختتامی خطاب فرماتے ہوئے تبلیغ کی طرف خدام کو خصوصی توجہ دلائی تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کے مطابق ہر خادم بہترین مبلغ بن جائے۔

(صلاح الدین خان نیشنل معتمد خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی)

عید الاضحیہ کے بارے میں ضروری مسائل

عید الاضحیہ دسویں ذوالحجہ کو حج کی برکات میسر آنے کی خوشی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ عید کا اجتماع دینی عظمت اور باہمی محبت کا مظہر ہوتا ہے

- عید کے دن غسل کرنا، صاف کپڑے پہننا، حسب توفیق نئے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا مستحب ہے
- نماز سے فارغ ہونے کے بعد واپس آکر کھانا زیادہ بہتر ہے
- عیدگاہ جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے مختلف رستہ اختیار کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت ہے
- عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے اور آتے ہوئے بلند آواز میں تکبیرات کا کہنا مسنون ہے۔ تکبیرات کے الفاظ یہ ہیں

اَللّٰہُ اَکبَر اَللّٰہُ اَکبَر - لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ - وَاللّٰہُ اَکبَر اَللّٰہُ اَکبَر - وَ لِلّٰہِ الحَمد

- نیز یہ تکبیریں نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرھویں ذوالحجہ کی عصر تک باجماعت فرض نماز کے بعد بآواز بلند کہی جاتی ہیں
- ان تکبیرات کا کثرت سے ورد ہونا چاہیئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

زَیِّنُوا عِیَادَکُم بِالتَّکبِیرِ یعنی اپنی عیدوں کو تکبیر سے مزین کرو

- عید کی نماز کے لئے نہ تو اذان ہے اور نہ اقامت۔ عید کی نماز کی پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہوتی ہیں۔ ہر تکبیر پر ہاتھ کانوں یا کندھوں تک لاکر کھلے چھوڑ دیئے جائیں
- نماز کی ادائیگی کے بعد عید کا خطبہ ہوتا ہے جسے توجہ سے سننا چاہیئے کیونکہ یہ بھی عید کی عبادت کا اہم حصہ ہے۔
- نماز کے بعد ایک دوسرے کو مبارکباد کہنا اور معانقہ کرنا چاہیئے۔
- عید کے دن دوست احباب سے ملاقات کرنا۔ ایک دوسرے کو تحائف دینا پسندیدہ ہے
- خوشی کے مواقع پر غُرباء کا بھی ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔
- تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو نماز عید کے لئے عیدگاہ جانا چاہیئے۔ وہ مستورات جو بوجہ عذر نماز میں شامل نہ ہوسکتی ہوں وہ بھی عیدگاہ میں جائیں اور الگ بیٹھ کر امام کا خطبہ سنیں
- زیادہ سے زیادہ وقت تکبیرات کا ورد کرنے میں گزارنا چاہیئے
- نماز عید سے واپس آکر قربانی کے جانور ذبح کئے جاتے ہیں۔ قربانی کا گوشت صدقہ نہیں۔ انسان خود بھی کھا سکتا ہے اور دوستوں کو بھی کھلا سکتا ہے۔ غریبوں کو بھی اس میں سے کھلانا چاہیئے۔ بہتر ہے کہ گوشت کے تین حصے کئے جائیں ایک حصہ خود رکھا جائے ایک رشتہ داروں میں تقسیم ہو اور ایک حصہ غرباء کو دیا جائے
- اگر جمعہ کے روز عید ہو تو نماز جمعہ کی بجائے صرف نماز ظہر ادا کرنا بھی مسنون ہے
- قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کو عید کی نماز کے بعد سے لیکر بارہ 12 ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے تک رہتا ہے۔